بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L.5254

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

۹ رجب ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۴ ۸ صلح ۱۳۳۹ ہش ۸ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۷ جنوری ساڑھے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ صرف ہلکی اعصابی بے چینی کی تکلیف ہوئی۔ رات نیند نسبتاً بہتر آگئی۔ اس وقت بھی بہتر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت نہائت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۷ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ صحابہ کرام واحباب جماعت کی خدمت میں حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

سیرالیون (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کا نہائت کامیاب سالانہ جلسہ

ملک کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کے پانچ سو سے زائد نمائندے جلسہ میں شامل ہوئے

سیرالیون (مغربی افریقہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعتوں کا سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہائت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ ملک کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کے پانچ سو سے زائد نمائندے اس میں شامل ہوئے۔ اس سلسلہ میں مکرم قریشی محمد افضل صاحب مبلغ سیرالیون کی ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

سیرالیون ۵ جنوری۔ جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کا سالانہ جلسہ تین روز تک جاری رہنے کے بعد نہائت کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ تین دن میں ۸ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں ملک کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کے پانچ سو سے بھی زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس میں لائبیریا سے آمدہ پیغامات کے علاوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

چار اجلاسوں میں علی الترتیب صوبائی محکمہ تعلیم کے سیکرٹری۔ پیراماؤنٹ چیف گامانگا۔ چیف وانڈی کلن اور وزیر خزانہ جناب مصطفیٰ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ وزیر موصوف نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا جماعت احمدیہ جسے دنیا میں مسلمانوں کے واحد منظم مذہبی ادارے کی حیثیت حاصل ہے مسلمانوں کی تمام مشکلات کا حل پیش کرتی ہے۔

وزیر موصوف نے احمدیہ سیکنڈری سکول کے لئے پوری پوری تائید وحمایت کا یقین دلایا۔ جلسہ سالانہ کے پانچویں اجلاس میں عربی میں تقاریر ہوئیں۔ جس کی صدارت مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے نے کی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ سیرالیون کی مجلس شوریٰ کے بھی تین اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں صدارت کے فرائض مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے ہی ادا کئے۔

اس موقعہ پر ۳ ممبران پر مشتمل ایک انتظامیہ کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی۔ مقامی مبلغین کی تعلیم و تربیت۔ عربی کالج اور سیکنڈری سکول کے قیام سے متعلق مسائل پر غور وفکر کے بعد مناسب فیصلے کئے گئے۔

افغان وزیر خارجہ کا دورۂ پاکستان

کراچی ۷ جنوری۔ افغان وزیر خارجہ آج پشاور پہنچیں گے۔ پشاور میں آدھ گھنٹے قیام کے بعد بذریعہ کار راولپنڈی جائیں گے۔ پاکستان کے چار روزہ دورہ کے دوران سردار نعیم خان صدر ایوب کے مہمان ہوں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

برطانیہ کے وزیر اعظم کا پیغام

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکملن نے نئے سال کے پیغام میں فرمایا ہے کہ:-

"اقوام عالم کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جن کے پاس زندگی کی آسائش کے مختلف ذرائع موجود ہیں، اور دوسری وہ جو ان ذرائع سے محروم ہیں۔ اب ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم ایسا انتظام کریں تاکہ پسماندہ ممالک اور بالخصوص دولت مشترکہ اور نوآبادیات کے لوگوں کا معیار زندگی بتدریج بلند ہو۔ ہم نے اس سلسلہ میں بہت کچھ کیا ہے۔ لیکن تاحال ہمیں ابھی بہت کچھ مزید کرنا باقی ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو روپیہ کے ذریعے اور دوسرے ذاتی خدمت سے"۔

یہ بات درست ہے کہ اس وقت مادی ترقیوں کے لحاظ سے اقوام عالم دو حصوں میں منقسم ہیں۔ یورپ اور امریکہ نے سائنس میں بے حد ترقی کر لی ہے اور جہاں تک دنیا کی دولت و مال کا تعلق ہے یہ اقوام اس وقت دنیا میں سب سے آگے ہیں۔ ہمیں اس بات کی بڑی قدر ہے کہ مسٹر میکملن نے پسماندہ اقوام کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا خیال ظاہر کیا ہے۔ اور جہاں تک مادی آسائشوں کا تعلق ہے آپ کا یہ خیال حقیقت پسندانہ ہے۔ اس لئے ہم اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ دوسری بات جو مسٹر میکملن نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ

امسال برطانیہ کو امن عالم کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے عملی جدوجہد کرنی چاہیئے یہی وہ چیز ہے جس سے آئندہ سالوں میں سیاستدانوں کو عہدہ برآ ہونا ہے۔ گذشتہ سال اس ضمن میں خاصا امید افزا ثابت ہوا ہے۔ اسی سال تنبیہ اور تخویف کے بجائے گفت و شنید پر آمادگی کا انکشاف ہوا ہے۔ اب ۱۹۶۰ء میں ہمیں اس بات کا اہتمام کرنا ہے کہ ہم امن عالم کے لئے نئی اور پختہ بنیادی تعمیر کریں تاکہ تمام اقوام جدید سائنس کے فوائد سے بہرہ یاب ہو سکیں

یہ بات بھی نہایت اچھی ہے۔ جو قوم بھی دنیا میں پائیدار امن قائم کرنے کے لئے کچھ کرتی ہے قابل تعریف ہے اور اقوام عالم میں برطانیہ کو ایسی پوزیشن حاصل ہے کہ وہ اگر کرنا چاہے تو بہت کچھ کر سکتا ہے۔ اگرچہ جیسا کہ کہا جاتا ہے برطانیہ کا وہ رسوخ اور اثر نہیں رہا جو کبھی تھا تاہم وہ ابھی دنیا کی چند بڑی اقوام میں شمار ہوتا ہے اور عالمی سیاست میں اس کی پالیسی اب بھی ایک بہت بڑی حد تک اثر انداز ہے۔ اگر وہ مادی قوت میں امریکہ اور روس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر بھی اس کی آواز محض بیابان میں پکارنے والے کی آواز نہیں ہے۔ دنیا کے بہت سے علاقوں پر ابھی تک اس کو دسترس حاصل ہے اور نہ صرف افریقہ میں بلکہ ایشیا میں بھی بعض اہم علاقوں پر اس کا ابھی بہت اثر ہے اور بہت سی پسماندہ اقوام دولت مشترکہ میں شامل ہیں جن کو اگر برطانیہ نیک نیتی سے اٹھانا چاہے تو اٹھا سکتا ہے۔

مسٹر میکملن نے جو کچھ کہا ہے وہ مصلحت کی بناء پر کہا ہے اور یقیناً اس کا کہنا اپنے قومی مفاد کے پیش نظر ہے۔ یہاں تک تو بالکل ٹھیک ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ برطانیہ نے بعض دفعہ اسی ذاتی مفاد کے پیش نظر بڑی غلطیوں کا بھی ارتکاب کیا ہے اور اگر وہ مشرق وسطیٰ میں اپنا اثر زائل کر چکا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کی خود غرضانہ پالیسی نے اکثر اوقات نہایت گھناؤنی صورت اختیار کر لی ہے اگر وہ اسلامی ممالک کے ساتھ دیانتداری سے سلوک کرتا رہتا اور ان کی امنگوں کو پھولنے پھلنے دیتا اور اس میں رکاوٹیں نہ ڈالتا تو ہمیں یقین ہے کہ اسلامی ممالک سے اس کے رابطہ و اتحاد کا رشتہ اتنا کمزور نہ ہوتا جتنا کہ اب ہو چکا ہے

اس ضمن میں برطانیہ نے جو سب سے بڑی غلطی کی ہے۔ وہ عرب دنیا کے دل و جگر میں اسرائیل کا قیام ہے۔ اسرائیل کے قیام میں اس نے جو پارٹ ادا کیا ہے اس سے خواہ برطانیہ کو اور کتنا بھی عارضی فائدہ ہوا ہو یقیناً اسکو ساتھ ہی یہ عظیم نقصان بھی پہنچا ہے کہ اسلامی دنیا کی بہت سی ہمدردیاں اس نے کھو دی ہیں اور خواہ اپنی پالیسی ساتھیوں اور مادی قوت کی وجہ سے وہ اپنا وجود محسوس کرا سکنے میں کتنا بھی کامیاب ہو جب تک وہ اس کی تلافی مافات نہ کرے اسلامی دنیا کی ہمدردیاں حاصل نہیں کر سکتا۔ اور یہ ایک عظیم نقصان ہے جو برطانیہ کے اثر و رسوخ اور وقار کو پہنچا ہے

یہ درست ہے کہ برطانیہ اپنی مسلم آبادی کے ساتھ نہایت روادارانہ سلوک کرتا ہے اور جہاں جہاں اس کا نوآبادی اقتدار ہے وہاں مسلمانوں کو مذہبی لحاظ سے قطعاً کوئی تکلیف نہیں بلکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ اسلام کی تبلیغ میں اگر مدد نہیں دیتا تو اس میں کوئی رکاوٹ بھی پیدا نہیں کرتا۔ اور ہم احمدی بطور ایک تبلیغی جماعت کے اس کے اس رویہ کے مداح ہیں لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسلامی ممالک خاص کر مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ اس کی پالیسی میں بہت بڑی تبدیلی کی گنجائش موجود ہے۔

یہ درست ہے کہ برطانوی امریکی بلاک بطور پالیسی کے کمیونزم کے خلاف جو محاذ مضبوط کرنا چاہتا ہے اس کے نقطۂ نظر سے وہ اسلامی ممالک کو نظر انداز نہیں کر سکتے لیکن یہ پالیسی بڑی حد تک خود غرضانہ ہے اور اہل مشرق باوجود اس کی حمایت کے دلی طور پر اس بلاک کا جزو بننے کے لئے اس وقت تک تیار نہیں جب تک اس میں خلوص دلی کا اظہار ان بڑی اقوام کی جانب سے ٹھوس صورت میں نہ ہو۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک مغرب اور امریکہ حقیقت پسندی کے ساتھ ساتھ صحیح مذہبی ذہنیت پیدا نہ کریں۔ صحیح مذہبی ذہنیت کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسائیت کے ساتھ اسلام کے رجحانات بھی اپنے ممالک میں زیادہ سے زیادہ پیدا کریں اس میں شک نہیں کہ امریکہ اور برطانیہ میں اسلام کی اشاعت کے راستہ میں کوئی روک نہیں اور یہ قومیں کسی قدر اسلام میں دلچسپی لینے لگی ہیں لیکن یہ ابھی ابتداء ہے اور ضرورت ہے کہ جو کچھ اس ضمن میں اب ہو رہا ہے اس میں بہت زیادہ اضافہ کیا جائے۔ دوسری طرف یہ مسلمان اقوام کا بھی فرض ہے کہ وہ ان مغربی ممالک میں اسلام کا صحیح چہرہ دکھانے کے لئے مہمیں چلائیں اور جو گروہ پہلے یہ کام کر رہے ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچانے کے انتظامات کریں۔

ایماں کی خوشبو سے معطّر دل و جاں ہے

گل باغِ محمد کا مسیحائے زماں ہے
ایماں کی خوشبو سے معطّر دل و جاں ہے

گونج اُٹھا ہے توحید کے نعروں سے زمانہ
تبشیر کا اک قافلہ ہر سمت رواں ہے

پھر روح و ملائک کا ہوا ہے جو نزول آج
پھر روئے زمیں رشکِ گلزارِ جناں ہے

افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں سے لیکر
مغرب کے کلیساؤں تک اک شورِ اذاں ہے

تنویر تری بات میں تاثیر غضب ہے
پیغامِ محمد کا۔ مسیحا کی زباں ہے

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مساعی

لٹریچر کی وسیع اشاعت، تقاریر اور ملاقاتیں مُسلمان طلباء کیلئے دینی اسباق کا اہتمام اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت

(از مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر بتوسط وکالت تبشیر)

خاکسار سیلون سے واپسی پر رخصت ربوہ میں گذار کر ۵ جولائی ۱۹۵۵ء کو مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوا۔ ۱۱ جولائی کو ڈی ۔ ڈی ۔ کمالیہ نامی جہاز پر کراچی سے سوار ہو کر ۱۸ کو ممباسہ اترا۔ جہاں ممباسہ مشن کے انچارج مولوی عبد الکریم صاحب شرما کی معیت میں تین چار دن تبلیغی و تقاریر کی سرگرمیوں میں گذرے۔ ممباسہ کی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس نہایت ہی موزوں مقام پر واقع ہے اس کی طرز تعمیر میں جملہ ضروریات جماعت کا خیال رکھا گیا ہے اس میں دو دن نماز پڑھنے کی توفیق ملی۔

بروز جمعہ صبح کی گاڑی نیروبی پہنچا۔ جہاں مسجد احمدیہ مشن ہاؤس نہایت اہم جگہ پر واقعہ ہیں۔ ایک ماہ تک قیام نیروبی کے مرکزی مشن میں رہا۔ جہاں سواحیلی زبان سیکھنے اور مشرقی افریقہ کے جملہ حالات کے متعلق واقفیت تامہ حاصل کرنے کے علاوہ کئی دیگر امور بھی محترمی شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی نگرانی میں سر انجام دیتا رہا۔

جماعت احمدیہ نیروبی کے خدام و انصار و لجنہ کی طرف سے استقبالیہ پارٹیوں میں حسب ضرورت و حالات تقاریر کیں اور سیلون کے سات سالہ تبلیغی حالات کا خلاصہ بھی پیش کیا۔ نیروبی میں جماعت کے تربیتی پروگراموں کے مطابق ہفتہ کی شام کو تربیتی جلسہ اور اتوار کی شام کو درس القرآن میں باقاعدہ شامل ہوتا رہا۔ اتوار کی صبح کو تہجد کی نماز با جماعت کے پروگرام میں بھی حصہ لیتا رہا۔ لجنہ اماء اللہ کے ہفتہ وار اجلاس میں درس القرآن دیتا رہا۔ اطفال الاحمدیہ کے ممبران کی تربیت کے سلسلہ میں سوال و جواب کے ذریعہ سے ان کی مدد کی گئی۔ احمدیہ قبرستان میں صفائی کی غرض سے دو وقار عمل منائے گئے جن میں نمایاں حصہ لیا۔ مشن کے مرکزی دفتر میں تیاری ڈاک و ترسیل اخبارات انگریزی و سواحیلی اور ٹائپنگ میں مدد کرتا رہا۔

آخر اگست میں نیروبی سے تقریباً سات سو میل کا سفر کر کے عروشہ اور ڈوڈومہ میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے ٹبورا پہنچا یہ شہر ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کا اہم شہر ہے جہاں پرانے زمانے سے عربوں نے ڈیرہ لگا رکھا ہے۔ یہاں احمدیہ مشن ۱۹۳۵ء میں قائم ہوا تھا جبکہ محترمی شیخ مبارک احمد صاحب نیروبی میں کامیاب مناظرے کرنے کے بعد یہاں پہنچے تھے اور احمدیہ مسجد فضل ٹبورا ۱۹۴۲ء میں بنائی گئی تھی جس کے ساتھ اب وسیع مشن ہاؤس بھی بن چکے ہیں۔ یہ مسجد اس شہر کی خوبصورت عمارتوں میں شامل ہے اور شہر کی بڑی مارکیٹ اور چوک میں واقع ہے اور اردگرد کافی بڑا باغ بھی اس کی شان کو دوبالا کرتا ہے۔ چونکہ یہاں پہلے مشرقی افریقہ کا مرکزی مشن تھا اس لئے اس کی شہرت بہت زیادہ ہے اور نہ صرف ٹانگانیکا سے بلکہ بلجیم کانگو۔ نیاسا لینڈ اور روڈیشیا سے بھی خطوط وغیرہ برائے لٹریچر یہاں آتے رہتے ہیں۔ یہاں مکرمی چوہدری عنایت اللہ صاحب انچارج مشنری کے ساتھ ایک ماہ تک ضروری تربیت حاصل کرتا رہا اور تبلیغی سرگرمیوں اور دفتری امور میں مدد پہنچاتا رہا۔ ۱۰ اکتوبر کو وہ یوگنڈا کے دورہ پر حسب ارشاد جناب رئیس التبلیغ صاحب تشریف لے گئے۔ اب میں اکیلا تھا اور باوجودیکہ زبان بھی اچھی طرح نہ جانتا تھا تاہم مختلف شعبوں میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل نے کام کروایا

لٹریچر

سواحیلی زبان میں تفسیر قرآن کریم کے علاوہ ہمارے پاس مندرجہ ذیل دینی کتب ہیں۔ نماز روزہ ۔ حج ۔ سیرۃ النبیؐ اسلام اور غلامی کشتی نوح ۔ اسلامی اسباق ۔ چالیس احادیث مولود النبیؐ ۔ پیغام احمدیت سواحیلی زبان میں اخبار Mapenzi ya Mungu اور ایسٹ افریقن ٹائمز ہے گویہ لٹریچر بہت معمولی قیمت کا ہوتا ہے تاہم ٹبورا شہر ٹبورا ریلوے اسٹیشن پر ہر میل گاڑی میں اور اردگرد کے سو میل کے علاقہ میں مختلف مقامات اور مساجد میں حاضر ہو کر لٹریچر تقسیم کروایا۔ علاوہ ازیں انہی مقامات پر تبلیغی پمفلٹ بھی سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ دونوں اخباروں کے سالانہ خریدار پیدا کرنے کی مہم جاری ہے۔ بذریعہ ڈاک ۱۲۵ اہم جماعتوں اور شخصیتوں کو لٹریچر ہر ماہ بھجوایا گیا۔ جن میں سکول ۔ لوکل اتھارٹی ۔ سیاسی انجمنیں اور مختلف علاقوں کے چیف سبھی شامل تھے۔ نیاسالینڈ کانگو اور روڈیشیا سے بھی مانگ آنے پر ۱۰ احباب کو کتب قیمتاً اور مفت بھجوائی گئیں۔ متعدد گورنمنٹ ملازمین کو علاوہ مفت لٹریچر پیش کرنے کے علاوہ تبلیغ ہدایت ۔ نشان قرآن اور گورمکھی اور انگریزی کتب برائے مطالعہ بھی دیں ٹبورا سینئر سکول اور ریلوے ٹریننگ سکول میں ہر ہفتہ جا کر طلباء میں لٹریچر تقسیم کرتا رہا اور بعض طلباء ہر اتوار کو مشن ہاؤس میں آ کر بھی مختلف کتب سلسلہ برائے مطالعہ لے جاتے رہے۔ ضلع ٹبورا کے افسران کی خدمت میں بھی اخبارات باقاعدہ پیش کرنے کا موقع ملتا رہا۔ لائبریری اور ریڈنگ روم کو سجایا گیا۔ اب ریویو ۔ مسلم سن رائز ۔ البشریٰ پاکستان و اسرائیل ۔ سیلونی Message اس کے علاوہ اسلامی اخبارات بھی باقاعدہ رکھے گئے جن سے زائرین مشن مستفید ہوتے رہے۔ خصوصاً عرب دوست البشریٰ پاکستان سے مستفید ہوتے رہے۔ ایک دوست جو طائف سے حال ہی میں آئے وہ کئی دن مشن کی لائبریری میں آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب خطبہ الہامیہ ۔ تحفہ بغداد ۔ الاستفتاء ۔ اعجاز احمدی وغیرہ پڑھتے رہے۔ اس عرصہ میں سواحیلی انگریزی ۔ اردو ۔ گورمکھی ۔ عربی ۔ گجراتی لٹریچر اس علاقہ کے تجار ۔ طلبہ ۔ گورنمنٹ ملازمین تک کافی پہنچایا گیا +

(باقی)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے

"اے سعادتمند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو۔ جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے۔ اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۱)

نقد و تبصرہ

براہین العقائد

اس کتاب میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ اور محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے بعض نہایت قابل قدر مضامین کو یکجائی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب فروری ۱۹۱۹ء میں شائع ہوئی تھی اور اس کی اشاعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت ہوئی تھی کہ

"ان مسائل کا بادلائل سمجھنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے جن کا تعلق عقائد سے ہے مثلاً ہستی باری تعالیٰ کا وجود۔ ملائکہ۔ قضاء و قدر۔ ثبوت قیامت۔ نبیوں کی صداقت ان سب مسائل کے دلائل معلوم ہوں۔"

اب چالیس سال کے بعد مکرم ملک فضل حسین صاحب کو اسے دوبارہ شائع کرنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اس میں ہستی باری تعالیٰ۔ ملائکہ اور قیامت۔ قرآن مجید کے الہامی کلام ہونے سلسلہ وحی کے جاری ہونے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور خیر و شر کے مسئلہ پر نہایت عام فہم دلآویز اور عالمانہ مضامین درج ہیں جن کا جاننا یقیناً ہر احمدی بلکہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مضامین کی جامعیت کے لئے ان جید علماء اور بزرگان سلسلہ کے نام ہی کافی ہیں جنہوں نے یہ مضامین لکھے۔ امید ہے کہ احباب اس کی کثرت سے اشاعت کریں گے اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اور اس طرح اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے ایک روپیہ پانچ آنے فی جلد کے حساب سے ملک فضل حسین صاحب مینیجر احمدیہ کتابستان ربوہ سے منگوائی جا سکتی ہے۔ مجلد کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے۔

کلام محمود ہر دو حصہ

یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف منظوم کلام کا مکمل مجموعہ ہے۔ حصہ اوّل میں حضور کی زمانۂ خلافت سے قبل کی نظمیں ہیں اور حصہ دوم میں زمانۂ خلافت کا کلام ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں حضور نے جو منظوم کلام ارشاد فرمایا ہے وہ بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے

"کلام محمود" ہماری تعریف و توصیف کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق۔ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا جوش۔ بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور احباب جماعت کی تربیت کی دلی تڑپ یہ ہیں وہ جذبات جن کے تحت حضور نے اشعار کہے اور "کلام محمود" کا ہر ہر شعر انہی جذبات کی ترجمانی کرتا ہے اور ایسے رنگ میں ترجمانی کرتا ہے کہ اگر دل میں ایمان اور اخلاص ہو تو پڑھنے والے پر بھی ایک وجد کی کیفیت طاری کر دیتا ہے اور اس کے عرفان و معرفت کو جلا بخشتا ہے۔

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ نے عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ اسے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ ضخامت ۱۸۰ صفحات۔ قیمت صرف سوا روپیہ ہے۔ احباب ناشر سے یہ روحانی تحفہ حاصل کر سکتے ہیں۔

"فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ (انگریزی)"

مطبوعہ ہالینڈ قیمت دو شلنگ یا ۱/۸

مولانا نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ ہمارے ایک کہنہ مشق ادیب اور صحافی ہیں۔ الیاس برنی کے جواب میں آپ کی کتاب اپنوں اور غیروں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ اس وقت آپ کی ایک اور انگریزی کتاب "فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" ہمارے سامنے ہے۔ انگریزی بولے جانے والے علاقوں میں جماعت میں نئے داخل ہونے والے دوستوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے دیر سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جن میں مختلف مسائل کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہو سیفی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ میں سے ایک عمدہ انتخاب انگریزی میں ترجمہ کر کے وقت کے اہم تقاضے کو پورا کیا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس کی کتابوں کا ترجمہ خاصہ مشکل کام ہے لیکن سیفی صاحب نے اس کو بخوبی سرانجام دیا ہے۔ ترجمہ سلیس اور رواں ہے۔ امید ہے اس کا مطالعہ نومسلم دوستوں کے لئے بہت فائدہ کا موجب ہوگا۔

کتاب کی لکھائی چھپائی نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے

ملنے کا پتہ:۔ معرفت وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

کوئی وقت تھا کہ چند اشخاص نے لدھیانہ کے قیام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے بعد جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی خبر لوگوں تک پہنچی دیندار خدا رسیدہ اور سنجیدہ طبقہ نے اکا دکا ہو نے کی صورت میں بیعت میں شمولیت اختیار کرنی شروع کر دی حتیٰ کہ دہائیوں سے سینکڑوں اور سینکڑوں سے ہزاروں اور لاکھوں لوگوں نے سلسلہ احمدیہ کو قبول کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا بڑا چرچا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کا ذکر فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
(درثمین)

پس خدا نے اپنی فعلی شہادت سے سلسلہ احمدیہ کی تائید کی اور وہ ترقی کرتا چلا گیا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ترقی درجہ بدرجہ ہوئی۔ مکی زندگی میں بڑی مشکلات کا سامنا تھا۔ خدا کا کلام سننے کے لئے لوگ تیار نہ تھے بلکہ قرآن شریف کے بیان کے مطابق ان کا کہنا تھا کہ قرآن کو مت سنو بلکہ شور مچاؤ اور اگر کوئی خدا کا کلام سن کر اسلام قبول کرتا تو اسے دکھ دیئے جاتے۔ تاریخ اسلام میں لکھا ہے ایسے لوگوں کو پکڑ کر جنگل میں لے جایا جاتا۔ گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ ان کے سینوں پر بھاری پتھر کی سلیں رکھ دی جاتیں۔ ان کی زبانیں مارے گرمی کے باہر نکل آتیں اور بعض ان میں سے شہید ہو گئے مگر انہوں نے توحید چھوڑ کر دوبارہ شرک اختیار نہ کیا۔ پھر اُس زمانہ میں دور دور سے لوگ آکر اسلام کو قبول کرتے تھے مگر مکہ کی سرزمین میں ابو جہل ایسے سرکردہ لوگوں کو اسلام کی سمجھ نہ آئی۔ اور قرآن کریم نے اسلام کے سچا ہونے کی یہ دلیل بھی پیش کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا یہ مکہ والے نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو چاروں طرف سے گھٹاتے چلے آتے ہیں مختلف جہات سے لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ اس طرح اسلام ترقی کر رہا ہے اور کفر کم ہو رہا ہے۔ کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کفار غالب ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ جب اسلام میں داخلہ ہو رہا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کو غلبہ ملے گا۔ یہی دلیل سلسلہ احمدیہ کے بھی سچا ہونے کی ہے کہ ہر چہار اطراف سے اللہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ میں لوگوں کو داخل کر رہا ہے۔ باوجودیکہ سخت مخالفت بھی ہے مگر پھر بھی سنجیدہ طبقہ احمدیت کو قبول کرتا جاتا ہے اور احمدیت کو روز افزوں ترقی مل رہی ہے۔ اس ترقی کا ایک منظر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر نظر آتا ہے۔ جس میں پاکستان اور ہندوستان کے مختلف اطراف سے لوگ جلسہ میں شمولیت

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

اس دفعہ جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں بامر مجبوری تبدیلی کی گئی ہے

آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کریگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں اس دفعہ بنیادی جمہوریت کے الیکشن کی وجہ سے بامر مجبوری ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء مقرر کی گئی ہیں۔ مگر آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا جیسا کہ گذشتہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

احباب اس امر کو خاص طور پر یاد رکھیں کہ جلسہ سالانہ کی اصل تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ہی ہیں اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو گی۔ احباب اس سال نئی تاریخوں کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

ملّی ہم آہنگی کے چند پہلو

جغرافیائی اعتبار سے ملک مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض بہت بڑے اور بعض چھوٹے۔ ہر ملک انتظامی امور میں سہولت پیدا کرنے کے لئے مختلف صوبوں یا علاقوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ یہ اندرونی تقسیم ایک مدت سے معرض وجود میں آتی ہے۔ کبھی یہ تقسیم قدرتی ہوتی ہے اور کبھی مصنوعی۔ کسی ایک میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ تقسیم ہزار ہا برس سے موجود ہوتی ہے۔ اور اس وجہ سے اس مخصوص علاقے کے لوگ نہ صرف اپنی قومیت الگ بنا لیتے ہیں بلکہ ان کی زبان بھی الگ ہو جاتی ہے جغرافیہ اور تاریخ کے حالات کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں اپنی حدود میں رہ کر اپنے مفاد کو الگ کرنا پڑتا ہے قدیم ترین تہذیبوں کا اصول بھی یہی رہا ہے۔ مخصوص علاقے کے مخصوص باشندوں کو نہ صرف اپنے دریاؤں، پہاڑوں اور میدانوں سے محبت ہوتی ہے بلکہ ان کی زبان بھی کچھ الگ سی نظر آتی ہے۔ اور بسا اوقات ان کا لباس بھی باقی ملک سے مختلف ہو جاتا ہے اگر ایک ملک بہت وسیع ہے تو ظاہر ہے کہ انتظامی امور کے پیش نظر اس کو مختلف زبانوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اور جب انتظامی امور میں زیادہ سہولت پیدا ہو جاتی ہے تو بعض اوقات تقسیم شدہ علاقوں میں چند ایک کو مدغم بھی کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی مدرسہ میں ایک درجہ میں بہت سے طلبا شامل ہو گئے تو درسی سہولت کے پیش نظر اس درجے کو مختلف سیکشنوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس تقسیم سے طلباء کے جذبات میں کوئی منافرت پیدا ہو گی یا وہ ایکدوسرے کو تعلیمی ثقافتی اور سماجی حیثیت سے الگ الگ تصور کرینگے ان کا طرز تعلیم ایک امتحان ایک اور منزل مقصود ایک۔

یہی حال سیاست مدنی کا ہے۔ اگرچہ ملک کی وسعت کے پیش نظر ملک کئی یونٹوں میں بٹا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن قومی اور ملی لحاظ سے وہ ایک ہی ہوتا ہے۔ خواہ زبانوں میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو اور ایک علاقہ دوسرے سے کتنا ہی دور کیوں نہ ہو۔ ان علاقوں میں قومی ہم آہنگی بہرحال موجود ہوتی ہے کیونکہ اجتماعی حیثیت سے وہ ایک ملک ہے اور ہر فرد کی قومی زندگی اسی ایک ملک سے وابستہ ہے۔

کینیڈا کی مثال ہمارے سامنے ہے وہاں بھی زبانوں اور ثقافت میں باہمی اختلاف موجود ہے لیکن قومی اعتبار سے کسی شخص پر بھی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی علاقہ ملکی وحدت سے الگ نظر آتا ہے

سوئٹزرلینڈ یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے اور وہاں یہ حالت ہے کہ یورپ کی ہر زبان وہاں بولی جاتی ہے۔ کیونکہ یورپ کے کئی علاقوں سے لوگ وہاں جا کر آباد ہوئے لیکن ان کی ملی وحدت ایک ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ اگر کسی ملک میں کسی خاص علاقے کے مقامی اختلافات بھی ہوں تو معمولی حیثیت سے ملی جذبات میں کبھی انتشار نہیں ہو سکتا

مسلمان فاتحین نے جب اس سرزمین پر قدم رکھا تو وہ اپنے ساتھ اپنا کلچر بھی لائے۔ ان علاقوں میں نئی زندگی نے پلٹا کھایا۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام کے تعارف سے اخوتِ عامہ کا جذبہ ملک کے کونے کونے میں نظر آنے لگا۔ بیشتر آبادی جب حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگی تو جغرافیائی حدود بے معنی ہو کر رہ گئیں۔ کیونکہ اسلام میں سب مسلمان آئینی، ثقافتی، معاشرتی، سیاسی، اقتصادی اعتبار سے بھائی بھائی ہیں اور ملک میں خواہ کتنا ہی جغرافیائی اور نسلی اختلاف کیوں نہ ہو وہ ایک دوسرے کے بہت زیادہ نزدیک ہیں وہ اپنے مخصوص ماحول میں رہ کر بھی ملی سلسلے سے منسلک ہیں اور انہیں بہرحال اپنے ذاتی مفاد کو فراموش کر دینا ہو گا اور ملت کے مفاد کے لئے زندگی بسر کرنا ہو گی یہ جذبہ ہے کہ اسلام کے فدائیوں نے سب سے پہلے سندھ کی وادی میں قدم رکھا۔ اگر فتوحات کا سلسلہ یہیں سے آگے بڑھتا تو یقیناً آج ہندوپاکستان کی تاریخ ہم کسی اور رنگ میں لکھتے۔ لیکن عرب جانباز صرف تھوڑی مدت کے لئے اس سرزمین میں رہے اور یہ حریت پسند بہادر یہیں سے واپس چلے گئے۔

دوسرا دور غزنی کے محمود کے حملے سے شروع ہوتا ہے۔ اور محمود نے خیبر کی سنگلاخ پہاڑیوں کا راستہ اختیار کیا۔ اور یہ دروازہ جب کھل گیا تو مسلمان فاتحین اس راستے ہی سے آنے لگے۔ سرحدی علاقوں سے گذر کر ان کا قیام سب سے پہلے لاہور اور اس کے گرد و نواح میں ہوتا تھا۔ قصہ مختصر مسلمانوں کے عہد میں صرف لاہور اور ملتان ہی کو زیادہ اہمیت حاصل تھی اور صوبائی یا نسلی تعصب کے لئے کبھی گنجائش نہیں رہی اس لئے کہ مغربی پاکستان کی بیشتر آبادی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اور اسلام کے تصوراتی منصوبے میں نسلی یا علاقائی عصبیت کے لئے کبھی کوئی گنجائش ہی پیدا نہیں ہو سکتی۔

سکھوں کا عہد ایک عبوری اور عارضی حیثیت رکھتا ہے جس میں محض مذہبی تعصب کی بناء پر مسلمانوں کو نابود کرنے کی مقامی کوشش کی گئی۔ لیکن اس کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان اور بھی ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے اور اگر کہیں جغرافیائی حدود کا احساس تھا وہ بھی مٹ گیا۔ اس کے بعد برطانوی عہدِ حکومت شروع ہوتا ہے جبکہ مغربی پاکستان کو صوبوں، ضلعوں، تحصیلوں اور تھانوں میں تقسیم کیا گیا۔ یہ صحیح ہے کہ نظم و نسق کی اصلاح کی خاطر یہ اقدام بہت حد تک مفید ثابت ہوا لیکن حاکموں کے پیش نظر ایک اور مصلحت تھی۔ مغربی پاکستان کو صوبوں میں بانٹ کر جہاں نظم و نسق میں اصلاح ہوئی وہاں صوبائی تعصب بھی پرورش پاتا گیا اور یہ جذبہ یہاں تک بڑھ گیا کہ معاشرہ میں ہر بات پر پنجابی، سندھی، پٹھان، بلوچی وغیرہ کے حوالے دئے جانے لگے۔ یہی وہ دور تھا جبکہ صوبائی اور علاقائی تعصب کے ساتھ ساتھ نسلی عصبیت کو بھی فروغ حاصل ہوا اور ہر صوبے کے باشندے اپنے آپ کو ایک علیحدہ علیحدہ قوم تصور کرنے لگے قریباً ایک صدی تک یہی جذبہ کارفرما رہا اور یہ زہر سرایت کرتا گیا۔

برطانوی عہد کے آخری دور میں جب ہندوپاکستان میں جنگ آزادی کا نعرہ بلند ہوا۔ اس وقت ملی زندگی کے پہلو نیا رنگ اختیار کرنے لگے پاکستان کے مطالبے کے ساتھ ہی ہندوؤں نے مسلمانوں کی مخالفت شروع کر دی۔ انہیں یقین تھا کہ اگر مسلمانوں نے اپنا "ہوم لینڈ" بنا لیا تو وہ قومی زندگی کے لحاظ سے بہت ہی مضبوط ہو جائیں گے۔ اور ایک قوم کی حیثیت سے وہ بہت جلد شاہراہِ ترقی پر گامزن ہوں گے۔ ان کا "حملہ" کسی خاص صوبے کے مسلمانوں پر نہیں تھا بلکہ ہر وہ مسلمان جو پاکستان کا حامی تھا۔ خواہ وہ اڑیسہ میں تھا یا سرحد میں اُن کے نزدیک گردن زدنی تھا۔ اس کا نتیجہ صاف ظاہر تھا۔ مسلمانوں نے پاکستان کے لئے جنگ لڑی تو کسی خاص صوبے کے لئے نہیں بلکہ اپنے "ہوم لینڈ" کیلئے اور اس جنگ میں مسلمان خواہ وہ سرحد میں تھا یا مدراس میں، سندھ میں تھا یا ڈھاکہ میں سب کے جذبوں میں ہم آہنگی پیدا ہوئی اور آزادی کی تڑپ نے تمام صوبائی اور نسلی دیواروں کو توڑ دیا اور اسلام کا صحیح جذبہ بروئے کار آیا۔ آخر کار مسلمانوں اور ان اقلیتوں نے آزادی کا جھنڈا لہرایا جو مسلمانوں کے ساتھ وابستہ تھیں۔

(باقی)

حج بدل

ملک بشیر احمد صاحب نے اپنے مرحوم والد شیخ میر محمد صاحب کی طرف سے حج بدل کرانا ہے اسکے لئے ایک دوست کا انتخاب ہوا ہے اور ان کو اطلاع کر دی گئی ہے۔ اب دوست مزید درخواستیں نہ بھجوائیں۔

خاکسار محمد شفیع نوشہروی
دارالرحمت وسطی ربوہ

دعائے مغفرت

رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم آف طالب پور بھنگواں ضلع گورداسپور مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ بمقام ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قریباً ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۶۰ء کو صبح ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ساڑھے دس بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی نیز جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ مرحومہ نیک صالحہ اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ احباب جماعت مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(چوہدری صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ)

سیکرٹریان مال کی توجہ کیلئے

امسال بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں بجائے ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کے ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری مقرر ہوئی ہیں۔ اس طرح چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے مزید ایک ماہ کا عرصہ مل گیا ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال مہربانی فرما کر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ان دنوں میں چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔ تا آنکہ بجٹ کے مطابق وصولی ہو جائے۔ زمیندار جماعتیں فصل خریف بہت حد تک ... است کر چکی ہیں۔ اور ان کے لئے چندہ ادا کرنے میں سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

انسپکٹران بیت المال بھی جہاں جہاں جائیں۔ احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ دلائیں۔

(ناظر بیت المال)

صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ کے متعلق

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا فیصلہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو نمائش لگائی جائیگی اُس کے متعلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے۔ اس کی روشنی میں تمام لجنات شروع سال ہی سے اپنے اپنے ہاں نمائش کی تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ اس سال نمائش نہایت شاندار پیمانہ پر منعقد کی جا سکے۔

۱- ہر لجنہ اماء اللہ کی تیار کردہ اشیاء کا الگ سٹال ہوگا۔ جس پر کام کرنے والی اُسی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہوں گی۔ چیزوں کی فروخت اور حساب کتاب کی ذمہ دار بھی وہی ہوں گی۔

۲- نمائش کے افتتاح سے قبل لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ ججز تمام اشیاء کو دیکھ کر اُن کے اوّل، دوم کا فیصلہ کریں گی۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران میں ہی انعام حاصل کرنے والیوں کو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام مندرجہ ذیل کاموں پر دیئے جائیں گے۔

۳- (۱) بُنائی ([illegible]) پر اوّل اور دوم (۲) کروشیا پر اول اور دوم انعام (۳) ہاتھ کی کڑھائی پر اوّل اور دوم انعام (۴) مشین کی کڑھائی پر اول اور دوم انعام (۵) فینسی کام پر اوّل اور دوم انعام (۶) متفرق اشیاء پر اول اور دوم انعام علاوہ ہاتھ سے کام کے بنانے کے ہر لجنہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں کی خاص مصنوعات بھی لائیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر سے آنے والی خواتین مرکز میں ہی ہر شہر۔ قصبہ اور گاؤں کی اشیاء خرید سکیں۔

(سیکرٹری شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نائیجیریا میں بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی ضرورت

مسلم ٹریننگ کالج بیگوس کے لئے ایک بی۔ اے بی ٹی کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ دوست اپنی درخواست مع کوائف ضروریہ اور تصدیق امیر جماعت وکالت تبشیر ربوہ میں بھجوا دیں۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

پورے اموال پر زکوٰۃ ادا کی جائے

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (مشکوٰۃ)

یعنی بشیر بن خصاصیہ نے بیان کیا۔ کہا ہم نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا کہ زکوٰۃ لینے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ تو کیا ہم اپنے مالوں میں سے اسی قدر چھپا لیا کریں۔ جس قدر کہ زیادتی کرتے ہیں! فرمایا ہرگز نہیں (یعنی مال چھپایا نہ کرو) گویا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اموال کو چھپانا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اموال میں کشائش بخشی ہے۔ وہ اپنے اموال کا پورا جائزہ لے کر پوری زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ زکوٰۃ باقی اموال کو پاکیزہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی فرمایا ہے

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ۔

یعنی ان کے اموال میں سے زکوٰۃ لیا کر۔ تاکہ اس کے ذریعہ ان کو پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

قربانیوں کیلئے میدان کھلا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا اعلان فرما کر ان لوگوں کیلئے قربانیوں کا میدان کھول دیا ہے۔ جو کہتے ہیں۔

"کاش ہم بدر یا احد یا احزاب کا موقعہ پاتے تو اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتے۔ مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ اصل قربانیوں کا میدان ان کے لئے ابھی کھلا ہے"

آج جبکہ اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کا اعلان ہو چکا ہے تو ہر احمدی بچہ ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت صحابہ کی طرح اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر کے حیاتِ جاودان حاصل کر سکتا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

برائے توجہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و قائدین خدام الاحمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی پاکستان میں جماعتہائے احمدیہ کی تعداد ۷۷۴ ہے۔ لیکن مجالس کی تعداد ۵۰۹ ہے۔ گویا ۲۶۵ مقامات میں مجالس قائم نہیں ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر جماعت میں جہاں پندرہ سے چالیس سال تک افراد موجود ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین اضلاع سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے علاقہ۔ ضلع اور جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں وہاں مجالس کا قیام فرمائیں۔ اور ان کا مرکز سے الحاق کرائیں۔

قائدین علاقائی و اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ اپنی رپورٹوں میں اس سلسلہ میں مساعی کا اندراج بھی کیا کریں کہ ان کے علاقہ یا ضلع میں کتنے مقامات پر مجلس کا قیام نہیں ہوا اور کیوں نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنے اپنے مفوضہ فرائض کا حقہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

عزیز غلام حیدر ولد میاں احمد الدین صاحب ساکن سدوکی کا نکاح عزیزہ بی بی شمشاد اختر بنت میاں روشن دین صاحب ساکن گکھڑ کلاں کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب خطیب جامع احمدیہ کھوکھر غربی نے مورخہ ۱۲/۶/۵۹ کو بمقام گکھڑ کلاں میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد صدیق جلالپور جٹاں)

پتہ مطلوب ہے:-

میاں منور الدین احمد صاحب ولد سراج دین صاحب امرتسری نومی ۱۱۲۴۹ سکنہ رسولپور ضلع گجرات کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر موصی صاحب موصوف اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر کو مطلع فرمائیں یا اگر کوئی دوست ان کے ایڈریس سے علم رکھتے ہوں تو براہ مہربانی دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ وصیت کے بارہ میں ان سے کام ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ساڑھے گیارہ سال کے بعد ۸/۵۹ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین نے ازراہ شفقت نصیر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کیلئے دعا کریں کہ وہ نیک خادم دین اور لمبی زندگی والا ہو

(شیخ بشیر احمد از سوڈی چک ۱۴۱/۶ ج ب ضلع لائلپور)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار امسال انٹرمیڈیٹ کا پرائیویٹ امتحان دے رہا ہے۔ نیز خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم رشید احمد ارشد کمرشل آرٹس کا امتحان دے رہا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا کرے (لطیف احمد عارف انچارج ایم۔ بی پرائمری سکول ربوہ)

(۲) میں بوجہ محکمانہ تبدیلی کے بہت پریشان ہوں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(مقبول احمد بھٹی محکمہ نہر جہلم)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ اطلاع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر شمار ۱۵۵۲۰

میں سردار بیگم زوجہ سردار خان صاحب ریلوے سب انسپکٹر پولیس قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ریلوے کالونی بلاک ۲۲۹ کوارٹر نمبر ۱۰ کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت سوائے حق مہر کے اور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی زیور وغیرہ ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ یک صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء۔

الامۃ سردار بیگم بقلم خود۔
گواہ شد سردار خان خاوند موصیہ
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر شمار ۱۵۵۲۱

میں سید صابر علی ولد سید عبدالحفیظ صاحب قوم سید پیشہ کاروبار عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷ رحمت منزل میکلین اسٹریٹ پلازہ کوارٹرز کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں کاروبار اسمٰعیل صابر اینڈ کو فرنیچر ڈیلرز کورٹ روڈ کراچی میں کرتا ہوں جس کی ماہوار آمد اوسطاً ۱۵۰ روپے ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء

العبد سید صابر علی بقلم خود
گواہ شد چوہدری شریف احمد پریذیڈنٹ حلقہ سید منزل کراچی۔
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر شمار ۱۵۵۲۳

میں عبدالمجید ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
(۱) پاکستان ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں میرے نام پر ایک ۲۰۰ مربع گز کا پلاٹ الاٹ شدہ ہے جس کی قیمت مبلغ آٹھ صد روپیہ میں ادا کرچکا ہوں اور سب پیریز میرے نام ہوچکا ہے
(۲) اس کے علاوہ سرکاری ملازم ہوں جس سے مجھے ماہوار تنخواہ بعد منہا انکم ٹیکس مبلغ ۶۰۰/- روپے ملتی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری اور جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

العبد عبدالمجید بقلم خود
گواہ شد۔ محمد حسین والد موصی ممبر ۵ پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

سوت اور سوتی کپڑے کے نرخ ۱۹۵۷ء کی سطح پر لائے جائیں گے

کراچی ۷ جنوری ٹیکسٹائل کمشنر نے سوت اور سوتی کپڑے کے نرخوں پر نظر ثانی کا اعلان کیا ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روئی کے نرخوں میں اضافہ کے باعث یہ ضروری ہو گیا ہے کہ نرخوں کو ۱۹۵۷ء کی سطح پر لایا جائے۔

حکومت نے سوت کے تھوک تاجروں کو ملوں سے اپنے گوداموں تک سوت پہنچانے کے لئے حمل و نقل کے اخراجات (دس پونڈ کے بنڈل پر آٹھ آنے) وصول کرنے کی اجازت بھی دیدی ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے :۔

پوزیشن یہ ہے کہ حکومت نے ۱۹۵۰ء میں جو کمیٹی قائم کی تھی اس کی سفارش کے مطابق اگست ۱۹۵۷ء میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ سوت اور سوتی کپڑے کے جو نرخ اپریل ۱۹۵۷ء میں تھے وہی نرخ مقرر کر دیئے جائیں گے تاکہ نرخ بڑھنے نہ پائیں۔ فروری ۱۹۵۸ء میں قیمتوں کا کنٹرول ختم کر دیا گیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں نرخ بہت بڑھ گئے چنانچہ حکومت نے پھر قیمتوں پر کنٹرول نافذ کر دیا۔ اس کے بعد مختلف ملوں میں تیار ہونے والے کپڑے کی نوعیت کے مطابق ان کی قیمتوں میں عبوری طور پر کچھ اور کمی کر دی گئی۔

چند ماہ پیشتر حکومت نے ٹیکسٹائل انکوائری کمیشن قائم کیا تھا جس کے ذمہ یہ کام تھا کہ وہ سائنٹفک بنیاد پر کپڑے کی قیمتیں مقرر کرے لیکن اب مصلحت یہ ہے کہ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کئے بغیر ریٹ پر نظر ثانی کی جائے تاکہ قیمتوں کو اپریل ۱۹۵۷ء کی سطح پر لایا جا سکے اس کے لئے وجہ جواز یہ ہے کہ اب روئی کی قیمتوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے البتہ جو کپڑا درآمدی روئی سے تیار کیا جاتا ہے اس کی قیمتوں میں کوئی ردوبدل نہیں کیا جائے گا۔

آسٹریلیا اور بھارت کا تیسرا ٹیسٹ برابر رہا

بمبئی ۷ جنوری بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان تیسرا ٹیسٹ میچ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا۔ بھارت نے اپنی دوسری اننگز میں پانچ وکٹوں پر ۲۲۶ رنز بنا کر کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ آسٹریلوی کرکٹ ٹیم نے اپنی دوسری اننگز میں کھیل ختم ہونے تک ایک وکٹ کے عوض ۳۴ سکور کیا۔

افغانستان کے مشرقی صوبہ میں فساد پھیل گیا

پشاور ۷ جنوری معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے صوبہ قندھار اور صوبہ جنوبی میں جو فتنہ و فساد شروع ہوا تھا وہ اب صوبہ مشرقی (جس کا صدر مقام جلال آباد ہے) تک بھی پھیل گیا ہے۔ کامہ (جلال آباد سے آٹھ میل دور) سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت افغانستان نے وہاں جس بریگیڈیئر کو مقرر کر رکھا ہے اس پر بعض نامعلوم اشخاص نے گولیاں چلائی تھیں لیکن بریگیڈیئر بال بال بچ گیا۔ اس واقعہ کے ایک دن بعد چالیس کے قریب اشخاص نے ننگر خاص (جلال آباد سے قریباً تیس میل شمال مشرق کی جانب) کی چھاؤنی پر گولیاں چلائیں۔ افغان سپاہیوں نے مشین گنوں سے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ لیکن کسی شخص کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

کابل کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ سردار محمد نعیم وزیر خارجہ قندھار کی فائرنگ کے واقعہ کے بعد جس میں متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے تھے۔ بذریعہ طیارہ کابل سے قندھار پہنچ گئے تھے اور اب تک وہیں ہیں۔ اسی دن سفارت امریکہ متعینہ کابل کے ایک کونسلر بھی بذریعہ طیارہ قندھار پہنچ گئے تھے۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۱)

شمولیت اختیار کرتے ہیں اور کچھ لوگ غیر ممالک سے بھی جلسہ میں شامل ہوتے ہیں اور سلسلہ کے علماء اور قابل لیکچراروں کے مواعظ حسنہ اور روح پرور خطابات سے حظ اٹھاتے ہیں پس جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اپنوں کے لئے روحانیت بڑھانے اور دوسرے احباب کے لئے تحقیق کا عمدہ موقعہ ہے پس احباب تشریف لائیں اور استفادہ فرمائیں۔

ترقیاتی پروگرام کے تحت نوجوانوں کی قومی تحریک جاری کی جائے گی

"ادارہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کو مکمل کرنے کی رفتار تیز تر کر دے گا"

کراچی ۷ جنوری :- قومی ترقیاتی تنظیم کے ناظم اعلیٰ بریگیڈیئر گلزار احمد نے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ نوجوانوں کی ایک تحریک جاری کی جائے گی۔ جو سماجی فلاح و بہبود اور قومی ترقی کے پروگرام کا حصہ ہوگی۔ بریگیڈیئر گلزار احمد نے کہا کہ نوجوانوں کی تحریک قومی ترقیاتی ادارہ کی طرف سے جاری کی جائے گی۔ اور اسے اسی ادارہ کی سرپرستی حاصل ہوگی

بریگیڈیئر گلزار احمد نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قومی ترقیاتی ادارہ دیہی ترقیات کے ادارے اور بنیادی جمہوریتوں کے پروگرام کے انضمام سے قائم ہوا ہے۔ چنانچہ تارا کلبیں جو دیہی ترقی کے ادارے کے تحت تشکیل کی تھیں۔ نوجوانوں کی قومی تحریک کا ایک حصہ بن جائیں گی۔ اور نوجوانوں کی قومی تحریک کی شاخیں تمام اضلاع میں کھول دی جائیں گی

بریگیڈیئر گلزار احمد نے کہا۔ قومی ترقیاتی ادارہ قومی تعمیری سرگرمیوں میں مرکزی حکومت کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کریگا۔ آپ نے کہا اگر نچلی سطح پر قومی تعمیری معاملات میں عوام کا پورا اشتراک عمل حاصل ہو جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے کی تکمیل کی رفتار توقع سے زیادہ تیز ہو جائے گی۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ دیہات کی سطح پر ایسے وسائل دستیاب ہونے لگیں گے۔ جن کا منصوبے میں اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکا۔ اس موقع پر اہمیت اس امر کو حاصل ہے کہ ان وسائل کو کام میں لایا جائے۔

ایران کا تجارتی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۷ جنوری ایران کا سہ رکنی تجارتی وفد کراچی پہنچ گیا ہے۔ جو دونوں ملکوں کی باہمی تجارت بڑھانے کے امکانات معلوم کرنے کے لئے حکومت پاکستان سے تبادلہ خیالات کریگا۔

دو ماہ پیشتر پاکستان اور ایران نے رہائشی تجارت اور تجارتی سامان گزارنے کے بارے میں ایک معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ جس کی غرض و غایت یہ تھی۔ کہ دونوں ملکوں میں تجارت اور سفر کی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ اس معاہدے کی وجہ سے دونوں ملکوں کے شہریوں کو رہائش، روزگار ملازمت اور جائیداد خریدنے کے مساوی حقوق دیئے گئے تھے۔

ولادت

مورخہ ۶ جنوری کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے عزیزم میرزا احمد صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کو ایک اور بیٹا عطا فرمایا۔ یہ ان کا تیسرا فرزند ہے۔ نومولود ملک گل محمد صاحب مرحوم سرگودھا چک ۴۶ شمالی کا پوتا اور مکرم حبیب اللہ صاحب آف حبیب کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے۔ نیک خادم دین اور با اقبال بنائے۔ (بشیر احمد خوشنویس شاہی پریس سرگودھا)

درخواست دعا

میرے دائیں پاؤں پر گہرا زخم ہے۔ دو روز سے بخار بھی ہے۔ احباب کرام سے صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(محمد ہادی سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴